© rasailojaraid.com

اکرام اللہ ساجد

قیامت کی نشانیاں

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ اِذْجَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ مَتَی السَّاعَةُ قَالَ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ، قَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ" (صحیح بخاری، بحوالہ مشکوٰۃ، باب اشراط الساعۃ)

"حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں، اس دوران کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ہمارے درمیان) محوِ گفتگو تھے، ایک اعرابی آیا اور کہا: "(حضورؐ،) قیامت کب آئے گی؟" آپؐ نے فرمایا، "جب امانت کو ضائع کیا جائے تو قیامت کا انتظار کر!" اعرابی نے کہا: "(اللہ کے رسولؐ،) امانت کیوں کر ضائع ہوگی؟" فرمایا: "جب امور نااہل لوگوں کے سپرد کیے جائیں تو قیامت کا منتظر رہ!"

قیامت برحق ہے —— عقلاً بھی، نقلاً بھی —— اور کتاب وسنّت میں جو نشانیاں اس کی مذکور ہیں، ان کے حوالے سے بھی!

عقلاً یوں کہ کوئی چنگیز صفت شخص اگر ہزاروں لاکھوں انسانی زندگیاں برباد کر ڈالتا ہے تو آپ اس کے لیے کون سی سزا تجویز کریں گے؟ —— زیادہ سے زیادہ موت، اور وہ بھی ایک مرتبہ! —— کیا اس سے عدل وانصاف کے تقاضے پورے ہوجائیں گے؟ —— عقل بضد ہے کہ قیامت قائم ہو، اور اس ظالم کو اس کے ظلم کا بھرپور بدلہ ملے —— ایسا بدلہ کہ:

"یَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَیِّتٍ ط وَمِنْ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ۔" (ابراھیم : ۱۷)

"ہر طرف سے اسے موت آئے، لیکن وہ مرنے ہی میں نہ آئے ـــــ پھر اس کے علاوہ بھی شدید ترین عذاب (سے دو چار ہو اور یہ سلسلہ کبھی ختم ہونے میں نہ آئے) !"

جہاں تک قیامِ قیامت کے لیے نقلی دلائل کا تعلق ہے، تو ان کا شمار ممکن نہیں، کتاب وسنّت کے صفحات ان سے بھرے پڑے ہیں!

رہیں قیامت کی نشانیاں، تو ان میں سے کچھ پوری ہو چکیں، کچھ ایسی ہیں کہ اپنی آنکھوں سے ہم انھیں پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں، اور باقی بھی پوری ہو کر رہیں گی!

قیامت کب آئے گی؟ اس کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ یہ ان پانچ چیزوں میں سے ایک ہے، جنھیں صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، اور جن کا ذکر قرآنِ مجید کی سورۂ لقمان کی آخری آیت میں ہے ـــــ یہی وجہ ہے کہ اعرابی کے سوال "قیامت کب آئے گی؟" کے جواب میں نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا ٹھیک وقت نہیں تبلایا، ہاں اس کی ایک نشانی تبلا دی کہ "جب امانت ضائع ہو، تو قیامت کا انتظار کر!"

امانت انسان کی وہ صفت ہے کہ جس کی بدولت' جو کام اس کے سپرد کیا جائے کما حقہٗ وہ اس سے عہدہ برآ ہو ـــــ کوئی اپنا مال اس کے پاس رکھوائے، تو طلب کرنے پر جوں کا توں اسے واپس لوٹا دے ـــــ کوئی اجرت پر اس سے کام لے، تو اطمینان بخش طریقے سے اسے انجام دے، حتّٰی کہ کام لینے والے کی عدم موجودگی میں بھی اس کی کارکردگی میں کوئی فرق نہ آئے ـــــ دھوکہ، فریب، دغا سے کامل پرہیز کرے اور اس سلسلہ میں اس کا ظاہر و باطن یکساں ہو گا' تو ایسے شخص کو امانت دار یا ایماندار کہا جاتا ہے ـــــ لیکن آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ امانت داری یا ایمان داری کی یہ جنس مسلسل ناپید ہوتی چلی جا رہی ہے، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب ایسا وقت آئے تو قیامت کے منتظر رہو!

اعرابی نے مزید وضاحت چاہی: "اللہ کے رسولؐ، امانت کیوں کر ضائع ہو گی؟" تو آپؐ نے فرمایا: "جب امانتیں نااہل لوگوں کے سپرد ہوں!"

یہ گویا ایک مزید نشانی آپؐ نے بتلائی، جو پہلی نشانی کی وضاحت بھی کر رہی ہے ـــــ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یعنی سیاست وحکومت، عدل وانصاف، وعظ وارشاد اور دعوت وتبلیغ وغیرہ امور ایسے لوگوں ہیں قبضے میں چلے جائیں جو ان کو انجام دینے کے اہل نہ ہوں!

نااہل شخص کو اصل کام سے غرض نہیں ہوتی ـــــ کام بگڑے یا سنورے، اس کے تقاضے پورے ہوں یا نہ، وہ اس ذمہ داری کا مستحق بھی ہے یا نہیں، اس کی بلا سے! اسے تو بس اپنے اور اپنے متعلقین کے مفادات عزیز ہوتے ہیں، یا مال و دولت، عزت وجاہ، مقام و مرتبہ، نام ونمود اور شہرت وریاء اس کے نزدیک اولین حیثیت رکھتے ہیں، جب کہ ذمہ داریوں کا احساس اس کے ہاں ثانوی حیثیت بھی نہیں رکھتا ـــــ چنانچہ آج حالات بالکل اسی نہج پر جارہے ہیں! ـــــ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب ایسے حالات پیدا ہوں تو سمجھو کہ قیامت قریب ہے!

مشکوٰۃ، کتاب الایمان کی اولین حدیث (حدیثِ جبریلؑ) میں قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی بیان فرمائی کہ بہرے گونگے لوگ زمین کے بادشاہ ہوں گے ـ اور صورتِ حالات اس حیثیت سے بھی قربِ قیامت کا واضح اعلان کررہی ہے کہ ایک عامی شخص کے مسائل سے موجودہ دَور کے حکمرانوں کو خبر ہی نہیں ہوتی!

تاہم قیامت کی نشانیاں بہر حال پورا ہو کر رہنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ چونکہ ابھی یہ مکمل نہیں ہوئیں، لہٰذا ہم اپنے حالات پر قانع رہیں اور اپنی آخرت کو سنوارنے کی کوئی کوشش نہ کریں ـــــ ہاں بلکہ اندازِ فکر یہ ہونا چاہیے کہ عقلی اور نقلی دلائل کے علاوہ اگر یہ نشانیاں بھی اس امر پر شاہد ہیں کہ قیامت بہر حال قائم ہوگی، تو ہمیں اس کے لیے تیاری کرنی چاہیے! ـــــ ویسے بھی "اِنّ من مات فقد قامت قیامتہٗ" کے مصداق، جس شخص کو موت کے پنجوں نے جس وقت بھی آن دبوچا، اس کی قیامت تو اسی وقت قائم ہوگئی! ـــــ جب کہ اس کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو بھی نہیں کہ زندگی کی مہلتیں کسی کو کس قدر حاصل ہیں؟ ـــــ تو پھر کیوں نہ ہر دم اور ہمہ وقت اس کے لیے چوکس رہا جائے؟ ـــــ اللّٰھم وفّق لنا لما تحبّ وترضیٰ ـــــ آمین!

© rasailojaraid.com